اکائی
IV

ہندوستان کے ترقیاتی تجربات – پڑوسیوں سے ایک تقابل

© NCERT not to be republished

آج کی عالم گیر (**globalised**) دنیا میں ، جہاں جغرافیائی سرحدیں دھیرے دھیرے بے معنی ہوتی جارہی ہیں ، ترقی پذیر دنیا میں پڑوسی ملکوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کے ذریعہ اپنائی جانے والی ترقیاتی حکمت عملیوں کو سمجھیں، بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہی کریں کیوں کہ وہ عالمی بازاروں میں نسبتاً محدود معاشی جگہ کے حصہ دار ہیں۔ اس اکائی میں ہم ہندوستان کے ترقیاتی تجربات کا موازنہ اس کے دو اہم اور کلیدی پڑوسیوں پاکستان اور چین کے ساتھ کریں گے۔

© NCERT not to be republished

10

5174CH10

ہندوستان کے ترقیاتی تجربات:
ہمسایہ ملکوں کے ساتھ موازنہ

© NCERT not to be republished

اس باب کے مطالعے کے بعد طلبا:

- ہندوستان اور اسکے پڑوسیوں، چین اور پاکستان کے مختلف معاشی اور انسانی ترقیاتی اشاریوں میں تقابلی رجحانات کو سمجھیں گے؛
- ان حکمت عملیوں کی جانچ کر سکیں گے جو ان ملکوں نے ترقی کی اپنی موجودہ حالت تک پہنچنے لیے اختیار کی ہیں۔

جغرافیہ نے ہمیں پڑوسی بنایا ہے۔ تاریخ نے ہمیں دوست، معاشیات نے ہمیں شریک کار اور ضرورتوں نے ہمیں ایک حلیف بنایا ہے۔
وہ جن کو خدا نے اس طرح باہم ملایا ہے کوئی شخص انھیں ایک دوسرے سے الگ نہ کرے۔

جان۔ ایف۔ کینیڈی

10.1 تعارف

پچھلی اکائیوں میں ہم نے تفصیل کے ساتھ ہندوستان کے ترقیاتی تجربے کا مطالعہ کیا۔ ہم نے ان پالیسیوں کا بھی مطالعہ کیا جن کا اثر مختلف سیکٹروں میں کئی طرح سے پڑا، پچھلے دو دہوں میں معاشی کایا پلٹ جو پوری دنیا میں مختلف ملکوں میں واقع ہو رہا ہے، کسی حد تک عالم گیریت کے سبب ہے جس کا قلیل مدتی اور ساتھ ہی طویل مدتی نتیجہ ہر ملک مع ہندوستان کے ظاہر ہوگا۔

سرد جنگ کے دور کے بعد ممالک بنیادی طور مختلف ذرائع اپنانے کی کوشش کرتے آرہے ہیں جس سے ان کی اپنی داخلی معیشتیں مضبوط ہونگی۔ اس مفہوم میں وہ علاقائی اور عالمی گروپنگ کی تشکیل کررہے جیسے **سارک، یوروپی یونین، آسیان (Asean) G8, G20** وغیرہ۔ مزید برآں، مختلف ملکوں کی طرف سے ان کے پڑوسی ملکوں کے ذریعہ اختیار کیے گئے ترقیاتی عمل کاریوں کو پرکھنے اور سمجھنے کی بڑھتی خواہش سے بھی ان کی اپنی طاقت اور کمزوریوں کو جاننے اور اس کے بالمقابل اپنے پڑوسیوں کی طاقت اور کمزوریوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ گلوبلائزیشن کے پھیلتے عمل میں اسے ترقی پذیر ملک خاص طور پر ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف ترقی یافتہ ملکوں سے مسابقت کا سامنا کرتے ہیں بلکہ ترقی پذیر دنیا کے ذریعہ استفادہ کی جانے والی نسبتاً محدود وسعت میں ان کے درمیان بھی مسابقت ہے۔ اپنے پڑوس میں دیگر معیشتوں کو سمجھنے کے علاوہ خطے کی کل اہم یکساں معاشی سرگرمیوں کو بھی سمجھا جائے جو مشترکہ ماحول میں مجموعی انسانی ترقی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اس باب میں ہم ہندوستان اور اس کی سب سے بڑی دو ہمسایہ معیشتوں یعنی پاکستان اور چین کے ذریعہ اختیار کی گئی ترقیاتی حکمت عملیوں کا موازنہ کریں گے۔ بہرحال یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے طبعی خصوصیات سے مزین ہونے کے علاوہ ان کے اور ہندوستان کے سیاسی نظام کے درمیان شاید ہی کوئی بات مشترک ہو۔ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے جو پچھلے پچاس سالوں سے ایک سیکولر اور انتہائی آزاد خیال آئین کے ساتھ وابستہ ہے جبکہ پاکستان کا سیاسی ڈھانچہ آمرانہ عسکری سیاسی اقتدار پر مبنی ہے یا چین میں جو حاکمانہ معیشت (Command Economy) تھی، اسے ابھی حال ہی میں ازسرنو آزادانہ بنانے کی شروعات ہوئی ہے۔

10.2 ترقیاتی راہ — ایک سرسری جائزہ

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان، پاکستان اور چین کی ترقیاتی حکمت عملیوں میں بہت یکسانیت ہے؟ ان تینوں ملکوں نے اپنی ترقیاتی راہ ایک ساتھ شروع کی۔ ہندوستان اور پاکستان 1947 میں آزاد ہوئے۔ عوامی جمہوریہ چین 1949 میں قائم ہوا تھا۔ اس وقت ایک تقریر میں جواہر لعل نہرو نے کہا تھا۔ ''چین اور ہندوستان میں یہ نئی اور انقلابی تبدیلیاں اگرچہ متن کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں تاہم یہ ایشیا کے اس نئے طرز، فکر و احساس اور نئی قوت کی علامت ہیں جو ایشیا کے ممالک میں ظاہر ہو رہی ہیں''۔

ان تینوں ممالک نے اپنی ترقیاتی حکمت عملیوں کی منصوبہ بندی ایک ہی انداز میں شروع کی تھیں، جبکہ ہندوستان نے اپنے پہلے پنج سالہ منصوبے کا اعلان 1951 تا 1956 کے لیے کیا، پاکستان نے اپنا پہلا پنج سالہ منصوبہ جسے آج وسط مدتی ترقیاتی منصوبہ کہا جاتا ہے 1956 میں شروع کیا۔ چین نے اپنے پہلے پنج سالہ منصوبے کا اعلان 1953 میں کیا۔ 2018 میں پاکستان نے بارھویں پنج سالہ ترقیاتی منصوبے (2018-19) کا آغاز کیا۔ جبکہ چین بھی اپنے چودھویں پنج سالہ منصوبہ 2021-2025 پر کام کر رہا ہے۔ ہندوستان میں حالیہ منصوبہ بندی بارھویں پنج سالہ منصوبے مارچ 2017 تک ہندوستان ڈیولپمنٹ ماڈل پر مبنی پنج سالہ منصوبہ پر عمل کر رہا ہے جو سال 2012-17 پر مبنی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان نے ایک جیسی حکمت عملیاں اپنائیں جیسے وسیع پبلک سیکٹر کی تخلیق اور سماجی ترقی پر سرکاری اخراجات میں اضافہ کرنا۔ 1980 کے دہے تک سبھی تین ممالک میں یکساں شرح نمو اور فی کس آمدنیاں تھیں۔ لیکن ایک دوسرے کے مقابل آج وہ کہاں کھڑے ہیں؟ اس سوال کا جواب دینے سے قبل ہمیں چین اور پاکستان میں ترقیاتی پالیسیوں کی تاریخی راہ تلاش کرنی ہوگی۔ پچھلی تین اکائیوں کے مطالعے کے بعد ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ ہندوستان نے اپنی آزادی کے بعد کون سی پالیسیاں اپنائی ہیں۔

چین: ایک پارٹی کے زیر حکمرانی عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے بعد معیشت کے سبھی اہم سیکٹروں، کاروباری اداروں، زمینوں کو جو افراد کی ملکیت اور زیر نگرانی تھیں، حکومت کے کنٹرول میں لایا گیا۔ آگے کی طرف عظیم جست (Great Leep Forward)(GLF) مہم 1958 میں شروع ہوئی جس کا مقصد ملک میں بڑے پیمانے پر صنعت کاری کو انجام دینا تھا۔ لوگوں کی اپنے مکان کے عقبی صحن میں صنعتیں قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ دیہی علاقوں میں کمیونوں (Commune) کی شروعات کی گئی۔ کمیون نظام کے تحت لوگ اجتماعی طور پر زمینوں کی کاشت کرتے ہیں۔ 1958 میں 26,000 کمیون تھے جو کہ تقریباً سبھی زرعی آبادی کا احاطہ کرتے ہیں۔

GLF مہم کے ساتھ متعدد وسائل سامنے آئے۔ شدید خشک سالی کے سبب چین میں زبردست تباہی ہوئی تقریباً 30 ملین لوگ مارے گئے۔ جب روس کا چین کے ساتھ تنازعہ شروع ہوا تب روس نے اپنے ان پیشہ ور ماہرین کو واپس بلالیا جو اس نے صنعتی عمل میں چین کی مدد کے لیے بھیجے تھے۔ 1965 میں ماؤ نے **عظیم پرولتاری** (عوام یا مزدور طبقہ) **ثقافتی انقلاب** (1966-76) متعارف کیا۔ طلباء اور ماہر پیشہ ور افراد کام کرنے اور سیکھنے کے لیے دیہی علاقوں میں بھیجے گئے۔

چین میں موجودہ تیز صنعتی افزائش کو 1978 میں شروع کی گئی اصلاحات کے پس منظر میں معلوم کیا جا سکتا ہے۔ چین نے مراحل میں اصلاحات شروع کیں۔ ابتدائی مرحلے میں زراعت، غیر ملکی تجارت اور سرمایہ کاری سیکٹروں میں اصلاحات شروع کی گئیں۔ مثال کے طور پر زراعت میں کمیون کے تحت زمینوں چھوٹے قطعوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور انفرادی گھروں کے لیے مختص (استعمال کے لیے ملکیت کے لیے نہیں) کر دیا گیا تھا۔ انھیں عائد ٹیکسوں کو ادا کرنے کے بعد زمین سے ہونے والی پوری آمدنی اپنے پاس رکھنے کی اجازت تھی۔ بعد کے مرحلے میں اصلاحات صنعتی سیکٹر میں شروع کی گئیں۔ پرائیویٹ سیکٹر فرمیں بالعموم اور چھوٹے شہروں اور دیہی انٹر پرائز یعنی وہ انٹر پرائزز جو بالخصوص مقامی اجتماعی ملکیت میں تھے اور ان کے ذریعہ چلائے جاتے تھے، انھیں اشیاء تیار کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس مرحلے میں وہ انٹر پرائزز جن کی ملکیت حکومت کی تھی

not to be republished © NCERT

شکل **10.1** واگھا سرحد نہ صرف سیاحت کا مقام ہے بلکہ اس کا استعمال ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تجارت کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔

(جنھیں ریاستی ملکیت کے انٹر پرائزز SOES) کہا جاتا تھا، جسے ہم ہندوستان میں پبلک سیکٹر کہتے ہیں، انھیں مسابقتی بنا دیا گیا۔ اصلاحی عمل میں دوہری قیمتوں کا تعین بھی شامل تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ قیمتوں کو دو طرح سے مقرر کیا جائے؛ کسان اور صنعتی اکائیوں کے لیے یہ مطلوبہ تھا کہ وہ حکومت کے ذریعہ مقرر کی گئی قیمتوں کی بنیاد پر درآمدیوں اور ماحصل کی مقررہ مقدار خریدیں یا فروخت کریں اور باقی بازار قیمتوں پر خریدیں اور فروخت کریں۔ چند سالوں میں جب پیداوار بڑھی بازار میں اشیا یا ماخل کے لین دین کا تناسب بھی بڑھا۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے **خصوصی معاشی زون** قائم کیے گئے۔

پاکستان: مختلف معاشی پالیسیوں میں جو کہ پاکستان نے اپنائی تھیں، ان پر نظر ڈالنے پر آپ کو ہندوستان کے ساتھ کافی مماثلت نظر آئے گی۔ پاکستان پبلک اور پرائیویٹ سیکٹروں کے بقائے باہم کے ساتھ مخلوط معیشت کی پیروی کرتا ہے۔ 1950 کے دہے کے اواخر اور 1960 کے دہے میں پاکستان نے متنوع منضبط پالیسی کے نظام (درآمد کی متبادل صنعت کاری کے لیے) کی شروعات کی۔ اس پالیسی میں اشیاءِ صَرف کو ٹیکسوں سے تحفظ اور مسابقتی درآمدات پر راست درآمد کے کنٹرول کو یکجا کیا گیا۔ سبز انقلاب کی شروعات سے منتخب علاقوں میں مشینوں کے استعمال اور بنیادی سہولیات میں عوامی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا جس کے سبب آخر کار اناج کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ اس سے زراعتی ڈھانچے میں ڈرامائی طور پر تبدیلی واقع ہوئی۔ 1970 کے دہے میں بڑے سامان کی صنعتوں کو قومیایا گیا۔ پاکستان نے اس کے بعد 1970 کے دہے کے اواخر اور 1980 کے دہے کے دوران اپنی پالیسی کا رخ تبدیل کرلیا اور اہم شعبوں کو

© NCERT not to be republished

نجی ملکیت میں دینے اور نجی سیکٹر کی حوصلہ افزائی کا عمل شروع ہوا۔ اسی مدت کے دوران پاکستان نے مغربی ملکوں سے مالی امداد اور مشرق وسطیٰ جانے والے تارکین وطن کے ذریعہ بھیجی گئی رقمیں حاصل کیں۔ اس سے ملک کو معاشی نمو میں تحریک پیدا کرنے میں مدد ملی۔ تبھی حکومت نے پرائیویٹ سیکٹر کے لیے ترغیبات بھی پیش کیں۔ ان سب سے نئی سرمایہ کاریوں کے لئے ایک سازگار ماحول پیدا ہوا۔ 1998 میں ملک میں اصلاحات شروع کی گئیں۔

چین اور پاکستان کی ترقیاتی حکمت عملیوں کے ایک مختصر خاکے کے بعد آیئے اب ہم ہندوستان، چین اور پاکستان کے کچھ ترقیاتی اظہاریوں کا موازنہ کریں۔

10.3 آبادیاتی اظہاریے

اگر ہم عالمی آبادی پر نظر ڈالیں، تب اس دنیا میں رہنے والے ہر چھ افراد میں ایک ہندوستانی اور دوسرا چینی ہے۔ ہم ہندوستان، چین اور پاکستان کی آبادی کے اشاریوں کا موازنہ کریں گے۔ پاکستان کی آبادی بہت کم ہے اور موٹے طور پر تقریباً چین یا ہندوستان کی آبادی کا دسواں حصہ ہے۔

اگرچہ چین تینوں میں سب سے بڑا ہے لیکن اس کا گھنا پن سب سے کم ہے۔ یہ جغرافیائی طور پر کافی بڑے رقبے کا احاطہ کرتا ہے۔ جدول 10.1 یہ ظاہر کرتا ہے کہ آبادی کی افزائش پاکستان میں سب سے زیادہ ہے، اس کے بعد ہندوستان اور چین آتے ہیں۔ ماہرین بتاتے ہین کہ 1970 کے دہے میں چین میں ایک بچے کے معیار کو متعارف کیا گیا جو کہ آبادی میں کم اضافے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس اقدام سے صنفی تناسب (یعنی 1000 مردوں پر عورتوں کا تناسب) کم ہوا ہے۔ تاہم جدول سے آپ دیکھیں گے کہ جنسی تناسب تینوں ملکوں میں عورتوں کے خلاف کم ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان سبھی ملکوں میں بیٹے کو ترجیح دینے کا رجحان پایا جانا ہے موجودہ زمانے میں یہ تینوں ممالک اس صورتحال میں بہتری پیدا کرنے کے مختلف اقدامات اپنا رہے ہیں۔ ایک بچے کا معیار اپنانے اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے آبادی کے اضافے کے رکنے کے دیگر بھی اثرات ہیں۔

مثال کے لئے کچھ دہوں کے لیے چین میں نوجوان لوگوں

جدول 10.1

منتخب آبادیاتی اظہاریے، 2017-18

ملک	آبادی کا تخمینہ (ملین میں)	آبادی کا سالانہ اضافہ	گھنا پن (فی مربع کلومیٹر)	صنفی تناسب	بار آوری شرح	شہرکاری
ہندوستان	1352	1.03	455	924	2.2	34
چین	1393	0.46	148	949	1.7	59
پاکستان	212	2.05	275	943	3.6	37

ماخذ: عالمی ترقیاتی اظہاریے 2019، www.worldbank.org

© NCERT not to be republished

کے مقابل ضعیفوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اس سے چین مجبور ہوگا کہ وہ اور کم کامگاروں کے ساتھ سماجی تحفظ کی تدابیر فراہم کرنے کے اقدامات کرے۔

چین میں بارآوری (Fertility) کی شرح بھی کم ہے جبکہ پاکستان میں یہ بہت زیادہ ہے۔ شہر کاری پاکستان اور چین دونوں میں ہی زیادہ ہے جبکہ ہندوستان میں شہری علاقوں میں رہنے والے اس کی آبادی کے 34 فی صد ہیں۔

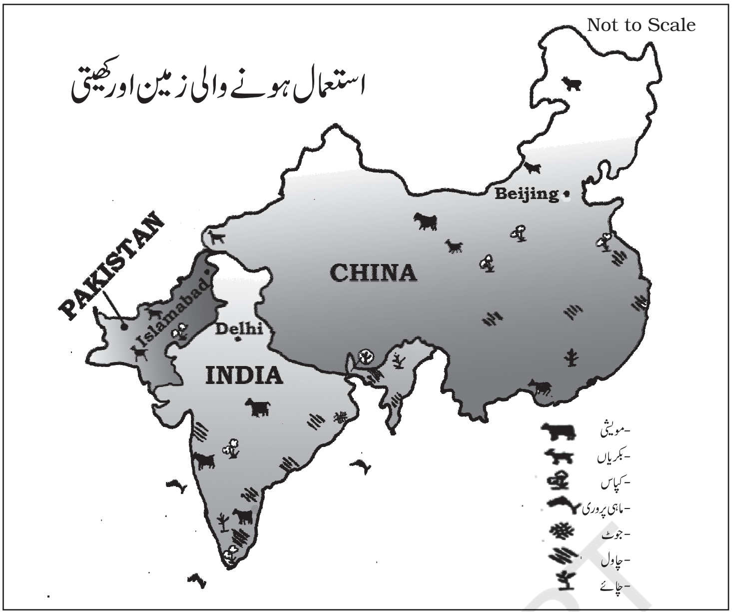

شکل 10.2 ہندوستان، چین اور پاکستان میں زمین کا استعمال اور زراعت۔

10.4 مجموعی گھریلو پیداوار اور سیکٹر

چین کے بارے میں دنیا میں گفتگو کا ایک موضوع اس کی مجموعی گھریلو پیداوار میں اضافہ ہے۔ چین کی مجموعی گریلو پیداوار (GDP) (PPP) دوسری سب سے زیادہ یعنی 22.5 کھرب (ٹریلین) ڈالر ہے جبکہ ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (GDP)(PPP) 93 کھرب ڈالر اور پاکستان کا موٹے طور پر 0.94 کھرب ڈالر ہے جو ہندوستان کے GDP کا تقریباً 11 فی صد ہے۔ ہندوستان کی GDP چین کی GDP کا تقریباً 41% ہے۔

انہیں حل کریں

- کیا ہندوستان آبادی کے استحکام کے لیے کوئی اقدامات کرتا ہے؟ اگر ہاں، تو اس سلسلے میں تفصیلات جمع کیجیے اور اس پر کلاس روم میں مباحثہ کیجیے۔ اس کے لیے آپ تازہ ترین معاشی سروے، اور وزارت صحت و خاندانی بہبود کی سالانہ رپورٹوں سے یا ویب سائٹوں سے رجوع کر سکتے ہیں۔ (http://mohfw.nic.in)۔
- دانشور ہندوستان، چین اور پاکستان سمیت بہت سے ترقی پذیر ملکوں میں بیٹے کے لیے ترجیح کو ایک عام مظہر پاتے ہیں۔ کیا آپ کو ایسا ہی مظہر اپنے خاندان یا پڑوس میں نظر آتا ہے۔ لوگ لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان کیوں امتیاز برتتے ہیں؟ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کلاس روم میں اس پر بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished

جدول 10.2

مجموعی گھریلو پیداوار کی سالانہ نمو (%) 1980 تا 2015

ملک	1980-90	2015-2017
ہندوستان	5.7	7.3
چین	10.3	6.2
پاکستان	6.3	5.3

ایشیا اینڈ پیسیفک کے کلیدی اشارے، 2016، ایشین ڈیولپمنٹ بینک ، فلپائن؛ ورلڈ ڈیولپمنٹ انڈیکیٹرس، 2018

جبکہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک 5 فی صد کی شرح نمو کو برقرار رکھنا بھی مشکل پاتے ہیں وہیں چین تو دودھوں سے زیادہ عرصے سے تقریباً دو عددی نمو برقرار رکھنے کا اہل تھا جیسا کہ جدول 10.2 سے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ 1980 کے دہے میں پاکستان ہندوستان سے آگے تھا؛ چین کا نمو دو عددی تھا اور ہندوستان نچلی سطح پر تھا۔ 2015-17 کے دہے میں پاکستان اور چین کے شرح نمو میں حاشیائی کمی پیدا ہوئی جبکہ ہندوستان میں غیر معمولی ترقی دیکھی گئی۔ کچھ دانشور پاکستان میں شروع کیے اصلاحی عمل اور سیاسی عدم استحکام کو اس رجحان کی وجہ گردانتے ہیں۔ ہم بعد کے سیکشن میں اس رجحان کے بارے میں مزید مطالعہ کریں گے کہ ان ممالک میں اس رجحان میں کون سے سیکٹر نے اشتراک کیا ہے۔

پہلے نظر ڈالیں کہ کس طرح لوگ مختلف سیکٹروں میں مجموعی گھریلو پیداوار میں اشتراک کرتے ہیں۔ پچھلے سیکشن میں یہ بتایا گیا تھا کہ چین اور پاکستان میں ہندوستان کی نسبت شہری لوگوں کا تناسب زیادہ ہے، چین میں جغرافیائی خصوصیات اور آب وہوا کی صورتحال کے سبب کاشتکاری کے لیے موزوں علاقہ نسبتاً کم ہے جو کہ کل زمینی علاقے کا صرف تقریباً 10 فی صد ہے چین میں کل قابل کاشت علاقہ ہندوستان میں قابل کاشت علاقے کا 40 فی صد ہے 1980 کے دہے تک چین میں 80 فی صد سے زیادہ لوگ اکیلے ذریعہ معاش کے طور پر کاشتکاری پر انحصار کرتے تھے۔ تب سے حکومت نے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی

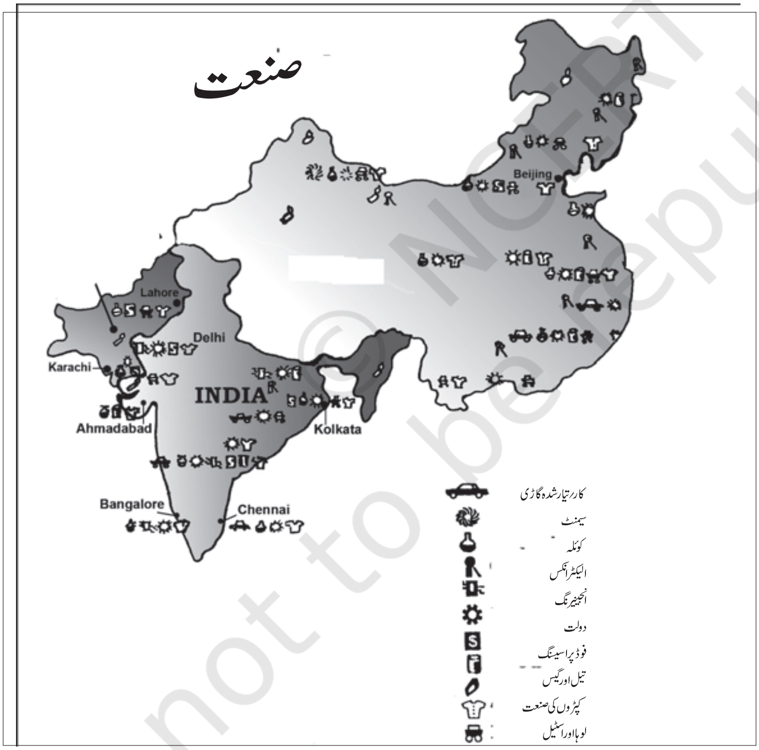

شکل **10.3** : ہندوستان ، چین اور پاکستان میں صنعت

جدول 10.3

روزگار اور GOP کے حلقہ وار شرکت (فی صد %)، 2015-17

حلقہ	GDP کے تئیں اشتراک			ورک فورس کی تقسیم		
	ہندوستان	چین	پاکستان	ہندوستان	چین	پاکستان
زراعت	18	10	25	42.7	17.5	42
صنعت	25	44	21	23.8	26.5	3.7
خدمات	57	46	54	33.5	56	54.3
کل	**100**	**100**	**100**	**100**	**100**	**100**

ماخذ: ہیومن ڈیولپمنٹ رپورٹ، 2018

کہ وہ اپنے کھیتوں کے علاوہ دیگر سرگرمیوں جیسے دستکاریاں، کامرس اور ٹرانسپورٹ پر توجہ دیں۔ 2018-15 میں 18 فی صد کی ورک فورس (کاردستہ) کے ساتھ چین میں زراعت کا اشتراک GDP کے لیے 9 فی صد ہے (دیکھئے جدول 10.3)۔

ہندوستان اور پاکستان دونوں میں GDP کے تئیں زراعت کا حصہ علی الترتیب 17 اور 25 فی صد تھا لیکن ورک فورس کا تناسب جو اس سیکٹر میں کام کرتا ہے ہندوستان میں زیادہ ہے۔ پاکستان میں تقریباً 42 فی صد لوگ زراعت میں کام کرتے ہیں جبکہ ہندوستان میں یہ فی صد 43 ہے۔ پیداوار اور روزگار کا شعبہ جاتی حصہ بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ تین معیشتوں میں ورک فورس صنعت اور خدماتی سیکٹروں کا تناسب کم ہے لیکن پیداوار کے لحاظ سے اس کا اشتراک زیادہ ہے۔ چین میں مصنوعاتی اشتراک کا بالترتیب 43 اور 48 فی صد سب سے زیادہ، جبکہ ہندوستان اور پاکستان میں یہ سروس سیکٹر کی حصے داری اور دین زیادہ ہے۔ ان دونوں ممالک میں سروس سیکٹر GDP، 50 فی صد سے زیادہ اشتراک کرتا ہے۔

ترقی کے عام عرصے کے دوران میں ممالک پہلے اپنے روزگار اور ماحصل کو زراعت سے مصنوعات اور اس کے بعد خدمات کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ یہی چین میں واقع ہو رہا ہے جیسا کہ ہم جدول 10.4 سے دیکھ سکتے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں مصنوعاتی شعبے میں مشغول ورک فورس کا تناسب بہت کم علی الترتیب 24 اور 27 تھا۔ GDP کے تئیں صنعتوں کا تعاون ہندوستان میں 30 فی صد جبکہ پاکستان میں 21 فی صد ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں یہ منتقلی سیدھے طور پر

انہیں حل کریں

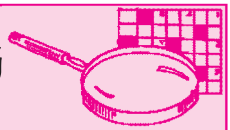

➢ کیا آپ کے خیال میں ہندوستان دور پاکستان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مصنوعاتی سیکٹر پر اپنی توجہ مرکوز کریں جیسا کہ چین کر رہا ہے؟ کیوں؟

➢ ماہرین دلیل دیتے ہیں کہ خدماتی سیکٹر کو نمو کے انجن کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے جبکہ ہندوستان اور پاکستان نے بالخصوص اس سیکٹر میں پیداوار میں اپنے حصے کو بڑھایا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

© NCERT not to be republished

جدول 10.4

مختلف حلقوں میں نمو پیداوار کے رجحانات، 1980-2015

ملک	1980-90			2011-2015		
	زراعت	صنعت	خدمات	زراعت	صنعت	خدمات
ہندوستان	3.1	7.4	6.9	2.3	5	8.4
چین	5.9	10.8	13.5	4.1	8.1	8.9
پاکستان	4	7.7	6.8	2.7	3.4	4.4

خدماتی سیکٹر کی سمت واقع ہورہی ہے۔

اس طرح ہندوستان اور پاکستان دونوں میں خدماتی سیکٹر ترقی کے لیے اہم کردار نبھانے والے کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہ GDP کے تئیں زیادہ اشتراک کر رہا ہے اور ساتھ ہی ایک متوقع آجر کے طور پر ابھر رہا ہے۔ اگر ہم 1980 کے دہے ورک فورس کے تناسب پر نظر ڈالیں تب دیکھیں گے کہ ہندوستان اور چین کے مقابلے پاکستان کے ورک فورس زیادہ تیزی سے خدماتی سیکٹر میں منتقل ہورہی ہے۔ 1980 کے دہے میں ہندوستان، چین اور پاکستان نے خدماتی سیکٹر میں اپنی ورک فورس کے علی الترتیب 12,17 اور 27 فی صد لوگوں کو روزگار فراہم کیا۔ 2014 میں یہ علی الترتیب 56,34 اور 54 فی صد کی سطح پر پہنچ گیا۔

پچھلے چار دہوں میں زرعی سیکٹر کی افزائش جو کہ ان تینوں ممالک میں ورک فورس کے بڑے تناسب کو روزگار فراہم کرتا ہے، کم ہوئی ہے۔ صنعتی سیکٹر میں چین نے دو عددی شرح نمو برقرار رکھی ہے جبکہ ہندوستان اور پاکستان کی شرح نمو میں کمی آئی ہے۔ خدماتی سیکٹر کے معاملے میں چین اور ہندوستان 1980 تا 2015 کے دوران اپنی شرح نمو بڑھانے کے اہل ہوئے ہیں جبکہ پاکستان کی اپنی خدماتی سیکٹر کی رفتار جامد رہی ہے۔ اس طرح چین کی نمو میں بالخصوص مصنوعاتی سیکٹر کا اشتراک اور ہندوستان کی نمو میں خدماتی سیکٹر کا اشتراک شامل ہے۔ اس مدت کے دوران پاکستان نے ان تینوں سیکٹروں میں سست رفتاری کا مظاہرہ کیا ہے۔

10.5 انسانی ترقی کے اظہاریے

آپ نے نچلی کلاسوں میں انسانی ترقی کے اظہاریوں کی اہمیت اور متعدد ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کی صورتحال کے بارے مین پڑھا ہوگا۔ آیئے ہم نظر ڈالیں کہ ہندوستان، چین اور پاکستان کی کارکردگی انسانی ترقی کے کچھ منتخب اظہاریوں میں کیسی رہی۔ جدول 10.5 پہ ایک نظر ڈالیے۔

اگر ہم جدول 10.5 میں دیے گئے اشاریوں کا موازنہ کریں پائیں گے کہ چین ہندوستان اور پاکستان سے آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ متعدد اظہاریوں-آمدنی اظہاریہ جیسے فی کس GDP، خط غریبی کے نیچے کی آبادی کے تناسب، یا صحت اظہاریوں جیسے شرح اموات، صفائی ستھرائی، خواندگی، امکان زندگی کے تئیں رسائی یا ناقص تغزیہ میں کمی کے معاملے میں چین

جدول 10.5

انسانی ترقی کے کچھ منتخب اظہاریے، 19-2017

مدیں	ہندوستان	چین	پاکستان
انسانی ترقی اشاریہ (قدر)	0.645	0.761	0.557
درجہ (ایچ ڈی آئی پر منحصر)	130	87	154
پیدائش پر امکانات زندگی (سال)	69.7	76.9	67.3
اسکولنگ کی مختلف سالوں کے مدنظر (فی صد، عمر 15 سال اور زیادہ)	6.5	8.1	5.2
GDP فی کس (PPP امریکی ڈالر)	6,681	16,057	5,005
قومی خط غریبی کے نیچے کے لوگ	21.9*	1.7**	24.3*
بچوں کی شرح اموات (فی 1000 زندہ پیدائش پر)	29.9	7.4	57.2
مادری شرح اموات (فی 1 لاکھ پیدائش پر)	133	29	140
بہتر صفائی ستھرائی کو استعمال کرنے والی (فی صد)	60	75	60
بہتر آبی وسائل کو استعمال کرنے والی آبادی % (فی صد میں)	93	96	91
کم تغذیہ والے بچوں کا فی صد (کم وزن والے 75 سے کم)	37.9	8.1	37.6

ماخذ: انسانی ترقیاتی رپورٹ 2019 اور 2020 اور عالمی ترقیاتی اظہاریے (www.worldbank.org)

اور پاکستان میں ہندوستان کی نسبت خط غربت کے نیچے رہنے والے لوگوں کے تناسب میں کمی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم وصحت میں اس کی کارکردگی اور پانی تک کی رسائی ہندوستان کے مقابلے بہتر ہے۔ لیکن یہ دونوں ممالک مادری شرح اموات سے عورتوں کو بچانے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ چین مین ایک لاکھ پیدائشوں پر صرف 29 عورتیں موت کا شکار ہوتی ہیں جبکہ ہندوستان اور پاکستان میں بالترتیب 140 اور 133 سے زیادہ عورتیں جاں بحق ہوتی ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ تینوں ممالک کی رپورٹ کے مطابق وہاں بہتر آبی وسائل موجود ہیں۔ تینوں ممالک میں سب سے زیادہ غریب ہندوستان میں ہیں۔ خود دریافت کیجئے کہ یہ فرق کس طرح واقع ہوتے ہیں۔

ایسے سوالات پر بات چیت کرنے یا ان پر رائے قائم کرنے میں بہرحال حتمی رائے کے ساتھ اوپر دیئے گئے انسانی ترقیاتی اظہاریوں کے استعمال کرنے پر بھی غور کرنا چاہیے۔ ایسا اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ نہایت اہم اظہاریے ہیں لیکن یہ

کافی نہیں ہیں۔ان کے علاوہ ہمیں ضرورت ایسے اظہاریوں کی ہے ہم جنھیں آزادی کے اظہاریئے کہہ سکتے ہیں۔ ایسا ایک اظہاریہ ہے۔ دراصل سماجی اور سیاسی فیصلہ سازی میں جمہوری شرکت کی حد کی پیمائش کے طور پر دراصل شامل کرلیا گیا ہے۔لیکن اسے کوئی زائد وزن نہیں دیا گیا ہے۔ ابھی تک آزادی کے واضح اظہاریوں کو جیسے شہریوں کے حقوق کی آئینی حد یا عدلیہ کی خود مختاری اور قانون کی بالا دستی کے آئینی تحفظ کی حد شامل نہیں کیئے گئے ہیں۔ان کو اور کچھ دیگر فہرست میں نمایاں طور پر شامل کئے بغیر مقدم اہمیت دیئے انسانی ترقیاتی اشاریہ کو ادھورا کہا جاسکتا ہے اور اس کی افادیت محدود ہوگی۔

10.6 ترقیاتی حکمت عملیاں-ایک جائزہ

کسی ملک کی ترقیاتی حکمت عملیوں کو دوسروں کے لیے نمونے کے طور پر اور خود اپنی رہ نمائی اور ترقی کے لیے سمجھنا ایک عام بات ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں اصلاحی عمل کے شروع کیے جانے کے بعد یہ خاص طور پر ظاہر ہے۔ ہمارے پڑوسی ملکوں کی معاشی کارکردگی کو دیکھنے کے سلسلے میں یہ ضروری ہے کہ ان کی کامیابیوں اور ناکامیوں کی بنیادوں کو سمجھا جائے۔ یہ بھی ضروری ہے ان کی حکمت عملیوں کے درمیان فرق اور تضاد کو بھی سمجھا جائے۔ اگرچہ مختلف ممالک اپنے ترقیاتی مراحل مختلف طور پر انجام دیتے ہیں لیکن ہم اصلاحات کی ابتدا کو حوالے کے نکتے کے طور پر لے سکتے ہیں۔ہم جانتے ہیں کہ چین میں 1978 میں، پاکستان میں 1988 اور ہندوستان میں 1991 میں اصلاحات کی شروعات کی گئی تھیں۔آیئے اب اصلاحات سے پہلے اور بعد کے دور میں ان کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا مختصر جائزہ لیں۔

چین نے ساختی اصلاحات 1978 میں کیوں شروع کیں؟ چین کی عالمی بنک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے حکم پر اصلاحات لانے کے لیے کوئی مجبوری نہیں تھی جیسا کہ ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ تھا۔ چین میں اس وقت نئی قیادت ماؤ کی حکمرانی کے تحت شرح نمو کی دھیمی رفتار اور جدید کاری کی کمی کے سبب خوش نہیں تھی۔ انھوں نے محسوس کیا معاشی ترقی کے لیے لامرکزیت، خود کفالت اور غیر ملکی ٹکنالوجی، اشیاء اور پونجی سے متعلق ماؤ کا نظریہ ناکام ہوا ہے (آگے کی طرف عظیم جست) (The Leep Forward) وسیع زمینی اصلاحات، اور دیگر اقدامات کے باوجود 1978 میں فی کس اناج کی پیداوار وہی تھی جو کہ 1950 کے دہے کے وسط میں تھی۔

یہ پایا گیا کہ صحت اور تعلیم کے میدانوں میں بنیادی ڈھانچوں کو قائم کرنے میں زمینی اصلاحات لامرکزی منصوبہ بندی کی طویل مدتی موجودگی اور چھوٹے کاروباری اداروں کی موجودگی مابعد اصلاحات کی مدت میں سماجی اور آمدنی کے اشاریوں کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوئی۔ اصلاحات کی شروعات سے قبل دیہی علاقوں میں

© NCERT not to be republished

بنیادی طبی خدمات کی بڑے پیمانے پر توسیع پہلے ہی کر لی گئی تھی۔ کمیون نظام کے ذریعہ اناجوں کی تقسیم زیادہ منصفانہ تھی۔ ماہرین یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہر اصلاحی قدم پہلے چھوٹے پیمانے پر لاگو کیا گیا اور اس کے بعد بڑے پیمانے پر اس کی توسیع کی گئی۔ حکومت میں غیر مرکوزیت کے تحت تجربے کے عمل کے ذریعہ کامیابی یا ناکامی کی معاشی، سماجی اور سیاسی قیمت کا جائزہ لینے میں حکومت اہل ہوئی۔ مثال کے لیے جب زراعت میں اصلاحات عمل میں لائی گئیں، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، قطعہ آراضی کو کاشتکاری کے لیے افراد کو سونپ دیا گیا تھا اس سے غریب لوگوں کی بڑی تعداد خوشحال ہوئی۔ اس سے آگے چل کر دیہی صنعتوں میں مظہری نمو اور مزید اصلاحات کے لیے مضبوط معاون بنیاد تیار کرنے کا سازگار ماحول تیار رہا۔ دانشور ایسی بہت سی مثالوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ اصلاحات کے سبب چین میں کس طرح تیز رفتار فروغ ہوا۔

ماہرین دلیل دیتے ہیں کہ پاکستان میں اصلاحی عمل سے تمام معاشی اشاریوں میں ابتری پیدا ہوئی۔ ہم نے پہلے کے ایک سیکشن میں دیکھا کہ 1980 کے دہے کے مقابل GDP کی شرح نمو میں اب تک کوئی اصلاح نہیں ہوئی ہے۔

اگرچہ پاکستان کے لیے بین الاقوامی خط غربت کا ڈیٹا کافی صحت مند رہا ہے لیکن ماہرین پاکستان کے سرکاری اعداد وشمار کو استعمال کرتے ہوئے وہاں بڑھتی ہوئی غربت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ 1960 کے دہے میں غریبوں کا تناسب 40 فی صدی تھا جو 1980 کے عشرے میں گھٹ کر 25 فی صدی ہو گیا تھا لیکن 1990 کے عشرے میں پھر بڑھنا شروع ہوا۔ پاکستانی معیشت کی نمو میں گراوٹ اور غریبی کے از سر نو ابھرنے کے لیے ماہرین درج ذیل اسباب دیتے ہیں۔ (i) زراعتی اور غذا کی رسد کی صورتحال تکنیکی تبدیلی کے ادارہ جاتی عمل پر مبنی نہ ہو کر اچھی فصل پر تھی۔ جب فصل اچھی ہوتی تب معیشت اچھی حالت میں ہوتی جب نہیں تب معاشی اظہاریے جمود یا منفی رجحان دکھاتے تھے۔ (ii) آپ کو یاد ہوگا کہ ہندوستان کو IMF اور عالمی بینک سے اپنی ادائیگیوں کے بحران سے نکلنے کے لیے قرض لینا پڑا تھا؛ کسی ملک کے لیے زرمبادلہ ایک اہم جز ہے اور یہ جاننا اہم ہے کہ یہ کس طرح کمایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی ملک مصنوعاتی اشیاء کی پائیدار برآمد کے ذریعہ اپنے غیر ملکی زرمبادلہ بڑھانے کا اہل ہے تب فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان میں زیادہ تر زرمبادلہ مشرق وسطیٰ میں پاکستانی ورکرس کے ذریعہ بھیجی گئی رقم اور نہایت ناپائے دار زراعتی اشیاء کی برآمدات سے حاصل ہوتی تھی۔ جہاں ایک طرف غیر ملکی قرضوں پر بھی انحصار بڑھ رہا تھا وہیں دوسروں کو قرض واپس ادا کرنے کی پریشانی بھی بڑھ رہی تھی۔

© NCERT not to be republished

انہیں حل کریں

➢ اگر چہ ہندوستان نے اقتصادی ترقی کے زمرے میں دیگر ترقی پذیر ملکوں (ایشیائی پڑوسی ملکوں سمیت) کے مقابلے نسبتاً بہتر کارکردگی دکھائی ہے لیکن ہندوستان میں انسانی ترقی کے اشاریے اب بھی دنیا میں کم تر نظر آتے ہیں۔ ہندوستان میں کہاں غلطی ہوئی ہے؟ ہم اپنے انسانی وسائل کی دیکھ بھال کیوں نہیں کر سکے؟ کلاس میں اس پر بحث کیجیے۔

➢ ہندوستان میں یہ ایک عام خیال گردش کر رہا ہے کہ یہاں چین کی اشیا کے ڈھیر میں اچانک اضافہ ہو گیا ہے جس کا ہندوستان کے مصنوعاتی سیکٹر پر اثر پڑے گا اور یہ بھی کہ ہم اپنے پڑوسی ملکوں کے ساتھ تجارت میں خود کو مشغول نہیں رکھتے۔ درج ذیل جدول پر نظر ڈالیں جس سے ہندوستان سے ہونے والی برآمدات اور پاکستان اور چین سے آنے والی درآمدات کا پتہ چلتا ہے۔ نتائج کی تشریح کیجیے اور کلاس روم میں مذاکرہ کیجیے۔ اخباروں اور ویب سائٹوں اور خبروں کو سننے کے ذریعہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ تجارت کرنے میں اشیاء اور خدمات کا لین دین کی تفصیلات جمع کیجیے۔ بین الاقوامی تجارت سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ ویب سائٹ http://doft.delhi.nic.in لاگ کر سکتے ہیں۔

ملک	ہندوستان سے برآمدات (کروڑ روپے میں)			ہندوستان میں درآمدات (کروڑ روپے میں)		
	2004-2005	2015-2016	شرح نمو (فی صد)	2004-2005	2015-2016	شرح نمو (فی صد)
پاکستان	2,341	14,286	46	427	2884	52
چین	25,232	58932	12	31,892	404043	107

دونوں برسوں کے درآمدات کے فی صد میں برآمدات کا شمار کریں اور کلاس روم میں ممکنہ وجوہات پر گفتگو کریں۔

© NCERT not to be republished

البتہ پچھلے چند برسوں میں پاکستان نے اپنی اقتصادی نمو کو بحال کیا ہے اور اسے برقرار رکھا ہے۔ 2017-18 میں سالانہ منصوبہ 2019-20 میں رپورٹ پیش کی گئی ہے کہ GDP میں 4.7 فی صد کی شرح نمو درج کی گئی جو پچھلے تقریباً سات برسوں کے مقابلے سب سے زیادہ ہے۔ اگرچہ زراعت کے شعبے میں نمو اطمینان بخش سطح سے بہت کم رہی لیکن صنعت اور خدمات کے شعبوں میں بالترتیب 4.9 فی صد اور 6.2 فی صد کی ترقی ہوئی۔ دیگر کئی میکرو اکنامک اشاریوں سے بھی مستحکم اور مثبت رجحان کا اظہار ہوتا ہے۔

10.7 اختتام

ہم اپنے پڑوسیوں کے ترقیاتی تجربات سے کیا سیکھ رہے ہیں؟ ہندوستان، چین اور پاکستان نے مختلف نتائج کے ساتھ پچھلے سات دہوں سے زیادہ عرصے کی ترقی کی راہ طے کی ہے۔ 1970 کے دہے کے آخر تک یہ سبھی کم یکساں طور پر ترقی کی سطح پر تھے۔ پچھلے تین دہوں میں یہ تینوں ملک مختلف سطحوں پر پہنچ گئے ہیں۔ جمہوری اداروں کی موجودگی میں ہندوستان نے معتدل کارکردگی انجام دی ہے لیکن اس کی آبادی کی اکثریت اب بھی زراعت پر منحصر ہے۔ ہندوستان نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور سماجی طرز زندگی میں اصلاح کے کئی اقدامات کیے ہیں۔ دانشوروں کی رائے ہے کہ سیاسی عدم استحکام، زراعتی سیکٹر کی ناپائیدار کارکردگی کے ساتھ ترسیل رقم اور غیر ملکی امداد پر ضرورت سے زیادہ انحصار، پاکستانی معیشت کی سست رفتاری کی وجہ ہے۔ پھر بھی ماضی قریب میں GDP نمو کی اونچی شرح کو قائم رکھنے کے ذریعہ صورتحال میں بہتری کی امید ہے۔ البتہ پچھلے پانچ برسوں کے دوران کئی میکرو اکنامک اشاریوں سے مثبت اور اوسط شرح نمو کا اظہار ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مثبت بحال ہو رہی ہے۔ چین میں سیاسی آزادی کا فقدان اور انسانی حقوق پر اس کے اثرات ایک بڑا معاملہ ہے۔ تاہم پچھلی چار دہائیوں میں چین سیاسی وعدوں سے محروم ہوئے بغیر، مارکیٹ سسٹم یعنی کھلی منڈی کی معیشت کا استعمال کرتا رہا اور انسداد غریبی کے ساتھ ساتھ شرح نمو کے اضافے میں کامیاب رہا ہے۔ آپ غور کریں گے کہ ہندوستان اور پاکستان کے برعکس جو کہ اپنے پبلک سیکٹر انٹرپرائزز کی نجی کاری کی کوشش کر رہے ہیں چین نے اضافی سماجی اور معاشی مواقع کی تخلیق کرنے میں بازار کی میکانیت کا استعمال کیا ہے۔ زمین کی اجتماعی ملکیت کو برقراری اور قابل کاشت زمینوں کی انفرادی کاشت کی منظوری کے ذریعہ چین نے دیہی علاقوں میں سماجی تحفظ کو یقینی بنایا ہے۔ اصلاح سے قبل بھی سماجی بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنے میں سرکاری مداخلت سے چین میں انسانی ترقی کے مثبت نتائج رونما ہوئے ہیں۔

© NCERT not to be republished

خلاصہ

- عالم گیریت کے عمل کے ظہور کے ساتھ، ترقی پذیر ممالک نے اپنے پڑوسیوں کے ترقیاتی عمل کو سمجھنے میں بڑی دلچسپی دکھائی ہے اور خواہش ظاہر کی ہے کیوں کہ انھیں ترقی یافتہ ملکوں کے ساتھ اور خود آپس میں مسابقت کا سامنا ہے۔
- ہندوستان، پاکستان اور چین کی ایک جیسی طبعی خصوصیات کے حامل ہیں لیکن سیاسی نظاموں میں کلی طور پر فرق پایا جاتا ہے۔
- یہ تینوں ممالک ترقی کے پنج سالہ منصوبوں کے راستے پر گامزن ہیں۔ تاہم ترقیاتی پالیسیوں کو نافذ کرنے کے طریقوں میں باہمی طور پر کافی مختلف ہیں۔
- 1980 کے دہے کی ابتدا تک ان تینوں ملکوں کے ترقیاتی اشاریے جیسے شرح نمو اور قومی آمدنی کے تئیں شعبہ جاتی اشتراک ایک جیسے تھے۔
- چین میں 1978 پاکستان میں 1988 اور ہندوستان میں 1991 میں اصلاحات کی شروعات ہوئی۔
- چین نے خود اپنی پہل پر ساختی اصلاحات شروع کیں جبکہ بین الاقوامی ایجنسیوں کے دباؤ پر ہندوستان اور پاکستان میں اس کی شروعات ہوئی۔
- ان ملکوں میں پالیسی اقدامات کے اثرات مختلف تھے۔ مثال کے لیے ایک بچے کے اصول کے سبب چین میں اضافہ آبادی میں رکاوٹ پیدا ہوئی جبکہ ہندوستان اور پاکستان میں آبادی میں ایک بڑی تبدیلی اب بھی واقع ہو رہی ہے۔
- منصوبہ بند ترقی کے 70 سال کے بعد ان سبھی ممالک میں کامگار قوت کی اکثریت زراعت پر منحصر ہے۔ ہندوستان میں یہ انحصاری زیادہ ہے۔
- گوکہ چین زراعت سے مصنوعاتی اور اس کے بعد خدمات تک کی تدریجی منتقلی کا کلاسیکی ترقیاتی انداز اپنایا ہے تاہم ہندوستان اور پاکستان میں یہ منتقلی زراعت سے سیدھے خدمات کی طرف ہوئی ہے۔
- چین کے صنعتی سیکٹر نے اونچی شرح نمو برقرار رکھی ہے جبکہ ہندوستان اور پاکستان دونوں میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوتی ہے۔ اس کے سبب چین کی فی کس GDP میں ہندوستان اور پاکستان کے مقابلے زبردست اضافہ ہوا۔
- چین، ہندوستان اور پاکستان سے متعدد انسانی ترقی کے اظہاریوں میں آگے ہے۔ تاہم یہ اصلاحات اصلاحی عمل سے منسوب نہیں ہیں بلکہ انھیں حکمت عملیوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ جو اس نے اصلاحات سے پہلے اپنائی تھیں۔
- ترقیاتی اظہاریوں کا جائزہ لیتے وقت آزاد اشاریوں Liberty Indicators کو سمجھنا ہوگا۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1. علاقائی اور معاشی گروپنگ کی کچھ مثالوں کا ذکر کیجیے۔
2. وہ مختلف ذرائع کیا ہیں جس کے ذریعہ ممالک اپنی گھریلو معیشتوں کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔
3. اپنی متعلقہ ترقیاتی راہوں کے لئے ہندوستان اور پاکستان نے کون سی یکساں ترقیاتی حکمت عملیاں اپنائی ہیں؟
4. چین میں Great Leep Forward (آگے کی طرف عظیم جست) مہم جو کہ 1958 میں شروع ہوئی تھی اس کی وضاحت کیجیے۔
5. چین کی تیز صنعتی نمو کو 1978 میں اس کی اصلاحات میں تلاش کیا جاسکتا ہے کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ تشریح کیجیے۔
6. اپنی معاشی ترقی کے لیے پاکستان کے ذریعہ اٹھائے گئے ترقیاتی اقدامات کی راہ کے بارے میں بتائیے۔
7. چین میں ایک بچے کے معیار کا خاص نتیجہ کیا ہے؟
8. چین، پاکستان اور ہندوستان کے نمایاں آبادیاتی اظہاریے بیان کیجیے۔
9. GVA/GDP کے تئیں ہندوستان اور چین کا موازنہ کیجیے اور تضاد یا فرق بیان کیجیے اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔
10. انسانی ترقی کے مختلف اظہاریے بیان کیجیے۔
11. آزاد اشاریہ (Liberty indicator) کی تعریف کیجیے۔ آزاد اشاریوں کی کچھ مثالیں پیش کیجیے۔
12. ان عوامل کا تجزیہ کیجیے جس سے چین میں معاشی ترقی میں تیز نمو پیدا ہوئی۔
13. تین عنوانات کے تحت ہندوستان، چین اور پاکستان کی معیشتوں میں شامل درج ذیل خصوصیات کا گروپ بتائیے۔
    - ایک بچہ پیدا کرنے کا اصول
    - کم بارآوری شرح
    - شہرکاری کی اونچی سطح
    - مخلوط معیشت
    - انتہائی اونچی بارآوری شرح
    - بڑی آبادی
    - آبادی کا زیادہ گھنا پن
    - مصنوعاتی سیکٹر کے سبب نمو
    - خدماتی سیکٹر کے سبب نمو

© NCERT not to be republished

14. پاکستان میں دھیمی نمو اور غریبی پھر ابھرنے کے اسباب بتائیے۔

15. ہندوستان، چین اور پاکستان کا موازنہ اور فرق بعض نمایاں انسانی ترقیاتی اشاریوں کے لحاظ سے کیجئے۔

16. پچھلے دو دہوں میں چین اور ہندوستان میں شرح نمو کے جو رجحانات دیکھے ہیں ان پر تبصرہ کیجیے۔

17. خالی جگہیں پر کیجئے۔

(a) .... کا پہلا پنج سالہ منصوبہ سال 1956 میں شروع ہوا تھا (پاکستان یا چین)

(b) ....میں مادری شرح اموات بہت زیادہ ہے (چین/ پاکستان/ ہندوستان)

(c) خط غریبی کے نیچے رہنے والے لوگوں کا تناسب ....میں زیادہ ہے۔ (ہندوستان/ پاکستان)

(d) ....میں 1978 میں اصلاحات شروع کی گئی تھیں (چین یا پاکستان)

مجوزہ اضافی سرگرمیاں

1. ہندوستان اور چین اور ہندوستان اور پاکستان کے درمیان آزاد تجارت کے لئے کلاس میں بحث کا اہتمام کیجئے۔

2. آپ واقف ہیں کہ سستی چینی اشیاء بازار میں دستیاب ہیں مثال کے لئے کھلونے، الکٹرانک اشیاء، کپڑے، بیڑیاں وغیرہ۔ کیا آپ کے خیال میں اس جیسی ہندوستانی اشیاء کے مقابلے یہ اشیاء کوالٹی اور قیمت کے لحاظ سے مقابلے کے لائق ہیں؟ کیا یہ ہمارے گھریلو پیداکاروں کے لیے خطرہ پیش کرتی ہیں؟

3. کیا آپ کے خیال میں ہندوستان میں ایک بچے کا اصول شروع کیا جاسکتا ہے جیسا کہ چین نے اپنی آبادی کے اضافے میں کمی لانے کے لئے کیا ہے؟ ان پالیسیوں پر مذاکرات کا اہتمام کیجئے جو ہندوستان آبادی کے اضافے میں کمی لانے کے لئے اپنا رہا ہے۔

4. چین کی معاشی نمو بالخصوص مصنوعاتی سیکٹر میں فروغ کا ایک چارٹ تیار کیجئے جو پچھلے دہوں میں متعلقہ ممالک میں ساختی تبدیلیوں کے لحاظ سے آپ کے بیان کی مناسبت ظاہر کرتا ہو۔

5. انسانی ترقی کے اشاریوں میں چین کیوں آگے رہنے کا اہل ہے۔ کلاس روم میں بحث کیجئے۔ حالیہ سال کے لئے انسانی ترقی کی رپورٹ کا استعمال کیجئے۔

© NCERT not to be republished

کتابیں

ڈریز، جین اور امرتیہ سین 1996۔ "India: Economic Development and Social Opportunity" آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

مضامین

رے۔ آلوک۔ 2002. 'The Chinese Economic Miracle: Lesson to be learnt'. Economic and Political Weekly, September 14.

زیدی، ایس۔ اکبر۔ 1999۔ Is Poverty now a permanent phenomenon in Pakistan Economic and Political Weekly, اکتوبر 9، صفحہ 2543 تا 2551

حکومتی رپورٹیں

انسانی ترقیاتی رپورٹ 2005: اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، آکسفورڈ۔

پاکستان: انسانی ترقیاتی رپورٹ 2003، اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام، دوسری اشاعت 2004

عالمی ترقیاتی رپورٹ 2003، عالمی بینک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نیویارک کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

لیبر مارکیٹ اشاریے، شہری اشاعت بین الاقوامی لیبر تنظیم جینوا۔

Economic survey, 2013-14, Ministry of Finance Govt. of India

ویب سائٹیں

www.stats.gov.cn

www.statpak.gov.pk

www.un.org

www.ilo.org

www.planningcommission.nic.in

www.dgft.delhi.nic.in

© NCERT not to be republished

فرہنگ اصطلاحات

آسیان ASEAN ایسوسی ایشن آف ساؤتھ ایسٹ ایشین نیشنس **(ASEAN)** : جنوب مشرق ایشیا میں واقع ممالک تھائی لینڈ، انڈونیشیا، ملیشیا، سنگاپور، فلپین ، برونئی دارالسلام، کمبوڈیا، لاؤس، میانمار اور ویتنام کی سیاسی، معاشی اور ثقافتی تنظیم۔

ادائیگیوں کا توازن (BOP) : یہ ایک شماریاتی بیان ہے جو رواں اور اصل کے کھاتے پر سبھی بیرونی لین دین (وصولیابیاں اور ادائیگیاں) کا خلاصہ پیش کرتا ہے جس میں کوئی ملک ایک مخصوص مدت، مثلاً، ایک سال کی مدت تک ملوث رہتا ہے۔

داخلے کی روکاوٹیں (Barriers to Entry): یہ ان عوامل کی دلالت کرتا ہے جو صنعت میں پہلے سے قائم فرموں کے مقابلے صنعت میں نئے داخل ہونیوالوں کے نقصان کے باعث ہوتے ہیں۔

بہتر تعمیل (Better Compliance) : حکومتی ضوابط کی پابندی یا تعمیل کرنا۔ اس کا حوالہ عام طور پر حکومت کو ٹیکسوں اور واجبات کی ادائیگی کے معاملے میں دیا جاتا ہے۔

دوطرفہ تجارتی معاہدے (Bilateral Trade Agreements): دوملکوں کے درمیان اشیا یا خدمات کے تبادلے سے متعلق معاہدے۔

برنٹ لینڈ کمیشن : 1983 میں اقوام متحدہ کے ذریعہ دنیا کے ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کے لیے با مقصد لائحۂ عمل کا مطالعہ کرنے کے لیے قائم کیا گیا کمیشن جس نے اپنی رائے ایک رپورٹ کے ساتھ ظاہر کی۔ (Sustainable development) اصطلاح (قابل برقراری) کے لیے کمیشن کے ذریعہ پیش کی گئی تعریف بہت مقبول ہے اور پوری دنیا میں بڑے پیمانے پر اس کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

بجٹ خسارہ (Budgetary Deficit): وہ صورتحال جب حکومت کی آمدنی اور ٹیکس وصولیابی اس کے اخراجات کو پورا کرنے میں ناکام ہوتی ہے۔

© NCERT not to be republished

توانائی کارکردگی کا بیورو (Bureau & Energy Efficiency, BEE): یہ ایک حکومتی تنظیم ہے جس کا مقصد خود نگہداری اور بازار کے اصولوں پر زور دینے ساتھ پالیسیوں اور حکمت عملیوں کو فروغ دینا ہے۔ یہ معیشت کے مختلف سیکٹروں میں توانائی کے تحفظ کو فروغ دیتی ہے۔ اور بجلی کی فضول خرچی روکنے کے لیے خلاف اقدامات کرتی ہے۔

بزنس پراسس آوٹ سورسنگ (BPO): کمپنیوں کے ذریعہ دوسری کمپنیوں کو کاروباری عمل کی آوٹ سورسنگ (وہ سرگرمیاں جو خدمات کی تشکیل کرتی ہیں)۔ یہ اصطلاح انفارمیشن ٹکنالوجی کی خدمات کے میدان میں غیر ملکی کمپنیوں کے ذریعہ ہندوستان کی کمپنیوں کو ایسی سرگرمیوں (مثال کے لیے دیگر کمپنیوں کی طرف سے کالس وصول کرنا اور بھی جنھیں عام طور پر کال سنٹر کہا جاتا ہے) کی آوٹ سورسنگ کے ساتھ اکثر منسلک کی جاتی ہے۔

کفالتی صلاحیت (Carrying Capacity): ایک مخصوص گنجان آبادی کو غیر معینہ مدت تک برقرار رکھنے کی یہ ایک جائے طبیعی کی پیمائش ہے۔ کفالتی صلاحیت کی زیادہ تکنیکی تعریف یہ ہے کہ یہ گنجانی پر منحصر آبادی کا وہ سب سے بڑا حجم ہے جس میں اضافہ آبادی کی شرح صفر ہے۔ لہٰذا کفالتی صلاحیت کے نیچے آبادی بڑھنے کی طرف مائل ہوگی جبکہ کفالتی صلاحیت کے اوپر یہ گھٹی ہے آبادی کا حجم کفالتی صلاحیت کے اوپر یا تو گھٹی آبادی (جیسے ناکافی جگہ یا غذا کے سبب) یا تولیدی باروردی میں کمی (ناکافی غذا یا کرداری تفاعل) یا دونوں کے سبب گھٹتا ہے۔ ماحول کی کفالتی صلاحیت مختلف فطری ماحول میں مختلف انواع کے لیے الگ الگ ہوگی اور متفرق عوامل بمع غذائی دستیابی، ماحولیاتی صورتحال اور جگہ کے سلسلے پائے جانے والے رجحانات کے سبب وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوسکتی ہے۔

Cascading Effect: جب ٹیکس عائد کرنے سے قیمتوں میں غیر متناسب اضافہ ہوتا ہے یعنی ٹیکس میں اضافے کی نسبت کہیں زیادہ تب اسے Cascading effect کے طور پر جانا جاتا ہے۔

نقد محفوظات نسبت (Cash Reserve Ratio) (ORR): کمرشیل بینکوں کے کل جمع اور محفوظات کا تناسب جو کہ مرکزی بینک (RBI) میں ایک رقم (سیّالت) کی شکل میں رکھا جانا ہوتا ہے۔ اسے کمرشیل بینکوں پر RBI کے کنٹرول کی تدبیر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

جز وقتی اجرتی مزدور (Casual Wage Labourer): وہ شخص جو دوسروں کے کھیتوں میں یا غیر کاشتکاری اداروں میں اتفاقی طور پر کام پر لگتا ہے اور بدلے میں یومیہ یا میعادی کام کے معاہدے کی شرائط کے مطابق اجرتیں حاصل کرتا ہے۔

نوآبادیاتی نظام (Colonialism): فتوحات یا دیگر ذرائع سے نوآبادیاں حاصل کرنے اور انہیں دست نگر بنانے کا عمل، کسی ملک کے ذریعہ اپنی سرحدوں کے باہر سیاسی اور معاشی زندگی کے میدانوں میں طاقت واقتدار بڑھانے، کنٹرول یا حکمرانی کرنے کے

طریقوں میں سے ایک تھا۔استحصال،نو آبادیاتی نظام کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

زراعت کو کاروباری بنانے کا عمل (Commercialisation of Agriculture) : یہ اصطلاح کے اپنی کھپت یعنی فیملی کے ذریعہ صرف کیے جانے کی نسبت بازار کے لئے فصلوں کی پیداوار کئے جانے کی دلالت کرتی ہے برطانوی حکمرانی کے دوران زراعت کے کمرشیلائزیشن سے ایک مختلف معنی اخذ کیئے جاتے تھے۔ بنیادی طور پر یہ فصلوں کا کمرشیلایزیشن تھا۔ برطانوی لوگوں نے غذائی فصلوں کے بجائے نقدی فصلوں کی پیداوار کے لیے کسانوں کو اونچی قیمت دینے کی پیشکش شروع کی۔انھوں نے برطانیہ کی صنعتوں کے لیے خام مواد کے طور پر ان نقدی فصلوں کا استعمال کیا۔

کمیون (Communes) : انہیں عوامی کمیون یا چین میں انہیں ''گانگ شے'' کے طور پر جانا جاتا ہے۔ پہلے 1958 سے 85-1982 تک کے دور میں دیہی علاقوں میں تین اعلیٰ ترین انتظامی سطحیں تھیں جن کی جگہ بعد میں ٹاون شپ (قصبوں) نے لے لی۔ کمیون جو کہ سب سے بڑی اجتماعی اکائیں تھیں، پیداوار بر گیڈوں اور پیداوار ٹیموں میں تقسیم تھیں۔کمیون حکومتی، سیاسی اور معاشی عمل انجام دیتے تھے۔

مجموعی صرف (Consumption Basket) : گھروں میں صرف کی جانے والی اشیا اور خدمات کا مجموعہ لوگوں کے صرفی انداز کا پتہ لگانے کے سلسلے میں شماریاتی ایجنسیاں ایسی مدوں کی شناخت کرتی ہیں۔مثال کے لیے NSSO نے صرفی مجموعے میں عدوں کے 19 گروپوں کی شناخت کی ہے ان میں سے کچھ ہیں (i) اناج (ii) دالیں (iii) دودھ اور اس سے بنی اشیاء (iv) کھانے کا تیل (v) سبزیاں (vi) ایندھن اور روشنی (v) کپڑے۔

نادہندگی (باقی داری) (Default) : قرض کا اصل اور سود چکا پانے میں ناکامی، مثال کے لیے قرض دہندہ بالفرض بین الاقوامی اداروں کو چکائے جانے والے سرکاری قرض (حکومت کے ذریعہ حاصل کئے گئے قرض) جو مقررہ تاریخ کو نہ ادا کئے جاسکیں، مقروض کے طور پر اعتبار کو نقصان پہنچانے کے باعث بنتے ہیں۔

خسارہ کی مالیات (Defcit Financing) : وہ صورتحال جہاں حکومت کے اخراجات اس کی آمدنی سے تجاوز کر جائیں۔

آبادیاتی عبور (Demographic Transition): یہ تصور ہے جو ماہر آبادیات فرینک نوٹیسٹین نے 1945 میں معاشی ترقی سے وابستہ حالات زندگی کے ردعمل میں اموات اور پیدائش کی شرحوں میں گراوٹ کے مثالی انداز کو بیان کرنے کے لیے فروغ دیا تھا۔نوٹیسٹین نے آبادیاتی عبور کے تین مراحل کی شناخت کی ہے۔قبل از صنعت، ترقی پذیر اور جدید صنعت یافتہ سوسائٹیاں۔ بعد کے دیگر مرحلے میں مابعد صنعت کو بھی شامل کیا گیا تھا۔

© NCERT not to be republished

ریز رویشن ہٹانا (Dereservation): کسی فرد یا کاروباری ادارے کے گروپ کو اشیا اور خدمات سے تیار کرنے کی اجازت دینا جواب تک کسی مخصوص فرد یا کاروباری ادارے کے گروپ کے ذریعہ تیار کی جاتی تھیں۔ ہندوستان میں اس سے مراد بڑے پیمانے کی صنعتوں کو ان اشیا اور خدمات تیار کرنے کی اجازت دینا ہے جو پہلے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں تیار کی جاتی تھیں۔

کم قدری (Devaluation): شرح مبادلہ میں گراوٹ جو دیگر کرنسیوں کے لحاظ سے کرنسی کی قدر کو گھٹاتی ہے۔

سرمایہ کی واپسی یا حصص کی فروخت (Disinvestment): وسائل فراہمی کی غرض سے کسی کمپنی کے اصل کے ذخیرے کے ایک حصے کی دانستہ فروخت اور کمپنی کی ایکوٹی یا انتظامیہ ساخت میں تبدیلی۔

آجر (Employers): وہ خود روزگار جو خود اپنے طور پر یا ایک یا کچھ فریقوں کے ساتھ کام کرتے ہیں اور مزدوروں کی بھرتی کے ذریعہ اپنے کاروباری ادارے کو مجموعی طور پر چلاتے ہیں۔ انٹر پرائزز یا کاروباری ادارہ: کوئی کاروبار جو کسی فرد یا افراد کے گروپ کی ملکیت میں ہو اور فروخت کے مقصد سے خواہ پورے طور پر ہو یا جزویطور پر اشیا اور یا خدمات کو تیار کرنے اور یا تقسیم کرنے کے لیے ان کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔

ایکوئٹیز (Equities): کسی کمپنی کے اداشدہ اصل یا اسٹاک میں حصص یا شیئر جن کے حاملین ووٹ دینے کے حقوق اور نفع میں منافع کے ساتھ کمپنی کے مالک کے طور پر سمجھے جاتے ہیں۔

ادارہ (Establishment): انٹر پرایز جو سال میں عمل کی مدت کے ایک بڑے حصے کے لئے کم سے کم ایک اجرت پر کام کرنے والا ورکر حاصل کرے۔

یوروپی یونین: یہ یوروپی براعظم میں سیاسی، معاشی اور سماجی تعاون بڑھانے کے لئے قائم کی گئی پچیس آزاد ریاستوں کی یونین ہے یوروپی یونین کے ممبر ممالک ہیں: آسٹریلیا، بیلجیم، سائپرس، چیک ریپلک، ڈنمارک، ایسٹونیا، فن لینڈ، فرانس، جرمنی، گریک (یونان) ہنگری، آئرلینڈ، اٹلی، لاتیویا، لکسم برگ نیدرلینڈس، پرتگال، اسپین، سویڈن، یونائٹیڈ کنگڈم، مالٹا، پولینڈ، سلوواکیا اوسلوانیا۔

برآمد محصولات (Export Duties): ملک سے باہر بھیجی جانے والی اشیاء پر لگائے گئے ٹیکس۔

برآمداتی ترقی (Export Promotion): اونچے معاشی نمو کو حاصل کرنے اور غیر ملکی زرمبادلہ کمانے کے خیال سے اشیاء کی برآمد بڑھانے کے لئے حکومت کے ذریعہ اٹھائے جانے والے مجموعہ اقدامات (اس میں مالیاتی اور کمرشیل معاون اقدامات اور وہ اقدامات شامل ہیں) جن کا مقصد تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔

برآمدی درآمدی پالیسی(Export-Import Policy): حکومت کی اس کی برآمدات اوردرآمدات سے متعلق معاشی پالیسیاں۔

فیملی لیبر/ورکر(Family Labour/worker): یہ فیملی کے ممبران کے زیراہتمام کسی کھیت، صنعت، کاروبار یا تجارت میں نقدیا کسی اورشکل میں اجرتیں حاصل کئے بغیر کام انجام دیتا ہے۔

مالیاتی ادارے (Financial Institution): وہ ادارے جو بچتوں کی فراہمی اورتعین میں مشغول ہوئے ہیں۔ان میں کمرشیل بینک، کوآپریٹو بینک، ترقیاتی بینک، سرمایہ کاری سے متعلق ادارے۔

مالی منتظمہ(Financial Arrangement): معاشی سرگرمیوں کومنضبط کرنے کے لیے ٹیکس کاری اور حکومتی اخراجات کا استعمال۔

مالیاتی پالیسی (Financial Policy): کسی ملک میں اپنے اخراجات کو پورا کرنے اور معاشی سرگرمیوں کو منضبط کرنے کے لیے مالیاتی وسائل کی فراہمی میں حکومت کے تمام منصوبہ بند عمل۔

بیرونی راست سرمایہ کاری(Foreign Direct Investment): گھریلو ڈھانچوں میں، ساز وسامان اور تنظیموں میں غیر ملکی سرمایہ کاری اس میں بازار حصص میں غیر ملکی سرمایہ داری شامل نہیں ہے۔ غیر ملکی راست اصل کاری کوکسی ملک کے لیے اس کی کمپنیوں کے ا کیوٹی میں اصل کاریوں یا سرمایہ کاریوں کے مقابلے زیادہ کارآمد سمجھا جاتا ہے اس کی وجہ ہے کہ ا کیوٹی سرمایہ کاری امکانی طورپر گرم سامایہ (Hot money) میں جس سے مصیبت یا پریشانی شروع ہوتی ہیں ترک کیا جاسکتا ہے جبکہ بیرونی راست اصل کاری پائیدار اور عام طورپر مفید ثابت ہوتی ہے خواہ حالات اچھے چل رہے ہوں خراب ہورہے ہوں۔

غیرملکی زرمبادلہ (Foreign Exchange): دوسرے ملک کی کرنسی یا بانڈ۔

زرمبادلہ بازار(Foreign Exchange Market): وہ بازار جس میں مستقبل میں معین تاریخوں پر سپردگی کے لیے، موجودہ وقت کے مقررہ شرح مبادلہ پر کرنسیاں خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں۔

غیرملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاری(Foreign Institutional Investment): غیرملکی سرمایہ کاریاں جو اسٹاکوں بانڈوں یا دیگر مالی اثاثوں کی شکل میں آتی ہیں۔ سرمایہ کاری کی اس شکل میں سرگرم انتظامیہ یا فرموں یا سرمایہ کاروں پر کنٹرول میں شامل ہوتا۔

غیرملکی ادارہ جاتی سرمایہ کار(FIIs) : غیرملکی بینک کاری اور غیر بینک کاری ادارے جیسے کمرشیل بینک، اصل بینک، میچویل فنڈ، پنشن فنڈ یا دیگر ایسے سرمایہ کار (گھریلو مالیاتی سرمایہ کاری سے مختلف) جن کی ملک میں اسٹاکوں اور بانڈوں میں اسٹاک بازاروں کے ذریعہ سرمایہ کاری کافی اثر واہمیت کی حامل ہے۔

رسمی سیکٹر کے ادارے (Formal Sector Establishments) : سبھی پبلک سیکٹر ادارے اور وہ سبھی نجی سیکٹر ادارے جہاں 10 یا اس سے زیادہ اجرتی ورکروں کو ملازمت فراہم کی جاتی ہے۔

جی – 20 : عالمی تجارتی تنظیم میں تجارت اور زراعت سے متعلق امور پر فوکز کرنے کے لئے قائم کیا گیا ترقی پذیر ممالک کا گروپ، اس گروپ میں ارجنٹائنا، بولویہ، برازیل، چلی، چین، کیوما، مصر، گوئیمالا، ہندوستان، انڈونیشیا، میکسکو، نائجیریا، پاکستان، پراگوئے، فلپین، جنوری افریقہ، تھائی لینڈ، تنزانیہ، وینز وئلا اور زمبابوے شامل ہیں۔

جی – 8 : آٹھ کے گروپ (G-8) میں کناڈا فرانس، جرمنی، اٹلی، جاپان، یونائیٹیڈ کنگڈم آف گریٹ بریٹن، اور شمالی آئرلینڈ اور یو۔ایس۔اے۔ اور روسی وفاق شامل ہے۔ G-8 کی نمایاں خصوصیت بین الاقوامی عہدیداروں کے ساتھ سربراہان حکومت کا سالانہ معاشی اور سیاسی سربراہانہ اجلاس ہے۔ حالانکہ بہت سی دوسری ضمنی میٹنگ اور پالیسی ریسرچ کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ گروپ کی صدارت ہر سال باری باری بدلتی رہتی ہے۔ سال 2006 میں اس کی صدارت روس کے پاس تھی۔ سبھی G8 رہنماؤں کی 2006 کی چوٹی کانفرنس بالآخر سنٹ پیٹرس برگ میں منعقد ہوگی۔

گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (GST): یہ سامان اور خدمات کی فراہمی پر لگنے والا واحد بالواسطہ ٹیکس ہے۔ جولائی 2017 میں شروع کیے گیے اس ٹیکس کے ذریعہ ہندوستان میں متعدد نوعیت کے ٹیکسوں جیسے سیل ٹیکس، ایکسائز ٹیکس وغیرہ کو ختم کرتا ہے۔ جی ایس ٹی کے تحت ہر سطح پر سامان اور خدمات کی فراہمی پر ٹیکس ان کے اضافی قیمت (Value Addition) کی بنیاد پر طے کیا گیا ہے۔ تقریباً تمام سامان اور خدمات پر ٹیکس کی شرح کو مختلف زمرے جیسے 0%، 5%، 12%، 8% اور 28% میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ شرح پورے ملک میں یکساں طور پر لاگو ہے۔

سبک دوشی صلہ (صلہ خدمت) (Gratuity) : زر کی وہ رقم جو ملازمین کو ان کی پیش کی جانے والی خدمات کے لئے سبکدوشی (Retirement) کے وقت آجر کے ذریعہ دی جاتی ہے۔

مجموعی گھریلو پیداوار (Gross Domestic Product) : ایک سال میں ملک کی سرحدوں کے اندر بلا لحاظ ملکیت پیدا کی جانے والی آخری اشیا اور خدمات کی کل قدر۔ اس کا استعمال ملک میں معیار زندگی کے بہت سے اظہاریوں میں سے ایک کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس تصور کے ساتھ کچھ حدود بھی ہیں۔

مجموعی اضافی قیمت (Gross Value Addes) : ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار کا کل اور معاشیت میں ٹیکس اور رعایت کا کل۔ (بالواسطہ ٹیکس–رعایت + GVA = GDP)

کنبہ (اہل خانہ) (Household): افراد کا وہ گروپ جو عام طور پر ایک ساتھ رہتا ہے اور ایک مشترکہ کچن سے غذا لیتے ہیں۔ لفظ ''عام طور پر'' کا مطلب یہ ہے کہ اس میں عارضی طور پر آنے والے لوگ نہیں شامل کیے جاتے جب کہ وہ لوگ جو عارضی طور پر دور رہتے ہوں اس میں شامل ہیں۔

درآمد لائسنسنگ (درآمد کے سلسلے میں لائسنس کا اجراء) (Import Licensing) : ملک کی اشیا کی درآمد کے لئے حکومت سے مطلوبہ اجازت نامہ۔

درآمد بدل (Import substitution): معیشت کی ترقی کے لیے ریاست کی پالیسی جس میں اشیا کی درآمد کا عام طور پر گھریلو پیداوار کے ذریعہ بدلی جاتی ہے۔ (درآمد کنٹرول، ٹیرف اور دیگر بندشوں کے ذریعہ) اس کے پیچھے تصور یہ ہوتا ہے کہ خود کفالت اور گھریلوں روزگار کی بنیاد پر گھریلو صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

بچوں کی شرح اموات (Infant Mortality Rate): کسی مخصوص سال میں ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے قبل اس سال کے دوران 1,000 زندہ پیدائشیوں پر بچوں کی اموات کی تعداد۔

افراط زر (Inflation) : عام اشیا ریہ قیمت میں برقرار اضافہ۔

غیر رسمی سیکٹر انٹر پرایزز (Informal Sector Enterprises) : وہ نجی سیکٹر کاروباری ادارے جو باقاعدہ بنیاد پر 10 ورکرس سے کم ملازمت پر رکھتے ہوں۔

گھریلو معیشت کی تکمیل (Integration of Domestic Economy): وہ صورتحال جہاں حکومت کی پالیسیاں دیگر ملکوں کے ساتھ آزاد تجارت اور سرمایہ کاری میں آسانی پیدا کرتی ہیں تاکہ دیگر معیشتوں کے ساتھ مل کر گھریلو معیشت کو موثر طور پر اور باہمی طور پر ایک دوسرے سے وابستہ ہوکر کام کیا جاسکے۔

غیر مرئی (Invisibles): ادائیگیوں کے توازن کے رواں کھاتے میں داخل ہونے والی مختلف مدیں جن میں بعض ظاہری یا مرئی اشیاء نہیں ہیں۔ غیر مرئی اشیا میں بالخصوص خدمات، جیسے سیاحت (tourism)، نقل وحمل خواہ وہ جہاز کے ذریعہ ہو یا ہوائی جہازوں کے ذریعہ، مالیاتی خدمات جیسے بیمہ اور بینک کاری شامل ہیں۔ اس میں بیرون ملک بھیجے جانے والے یا بیرون ممالک سے حاصل ہونے والے عملیات اور فنڈوں کی نجی منتقلی، حکومتی عطیات اور سود، منافع اور ڈیویڈنس بھی شامل ہیں۔

لیبر قوانین (Labour Laws): وہ اصول اور قواعد وضوابط جو حکومت کے ذریعہ ورکرس کے مفاد کے تحفظ میں وضع کئے گئے ہوں۔

زمین/ مالگزاری بندوبست (Land/ Revenue Settlement) : انگریزوں کے ذریعہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں علاقائی حقوق حاصل کرنے کے ساتھ، یہ علاقے کی انتظامیہ زمین کے سروے کی بنیاد بنائے گئے تھے۔ زمین کے ہر قطعے سے جمع کی جانے والی مالگزاریوں کے پیش نظر میں خواہ اس کی ملکیت رعیت (یعنی کاشتکار) یا محل (مالگزاری گاؤں) یا زمیندار (زمین کی ملکیت والا) کے پاس ہو، حکومت کے مفادات میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ ان میں ہر ایک کے معاملے میں فیصلے کا مطلب تھا زمیندار کے زمین پر مالکانہ حقوق چاہے وہ زمین کی ملکیت کے سلسلے میں ہو یا کاشکاری کے حقوق کے سلسلے میں ہوں۔ اس نظام کو زمینی/ مالگزاری بندوبست کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ہندوستان مختلف زمینی بندوبست وضع کئے گئے تھے یہ ہیں۔ (i) مستقل بندوبست کا نظام، جسے زمینداری نظام کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ (ii) رعیت داری نظام (مالگزاری بندوبست کا نظام جو حکومت کے ذریعہ انفرادی مزارعوں کے ساتھ کیا گیا (iii) محل داری نظام (مالگزاری بندوبست کا نظام جو حکومت کے ذریعہ محل کے ساتھ کیا گیا۔

© NCERT not to be republished

پیدائشی پرامکان زندگی (سال)(Life Expectancy at Birth) (years): سالوں کی وہ تعداد جس میں نوزائدہ بچہ زندہ رہ سکے گا بشرطیکہ پیدائش کے وقت عمر سے متعلق شرح اموات کے رائج انداز بچے کی پوری زندگی قائم رہیں۔

مادری شرح اموات (Maternal Mortality Rate): یہ کسی مخصوص سال میں، زندہ پیدائشوں یا زندہ پیدائشوں کے مجموعے کے ذریعے بچوں کے جنم دینے کے باعث ہونے والی مادری اموات کی تعداد جنینی اموات کے درمیان ایک رشتہ ہے۔

مرچنٹ بینکرس (Merchant bankers): بینک یا مالیاتی ادارے۔ انھیں سرمایہ کاری بینکرس کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جو کمپنیوں کو مشاورت دینے اور اجرائی اور اسٹاکوں اور بانڈوں کے فروخت کی خریداری کے ذریعہ ایکوٹی اور قرض کی ضرورتوں کے انتظام (اکثر اسے پورٹ فولیوں مینجمنٹ کے طور پر جانا جاتا ہے) میں مہارت رکھتے ہیں۔

مریضانہ کیفیت (Morbidity): یہ بیمار ہونے کے رجحانات کا اظہار ہے۔ یہ عارضی طور پر آپ کو معذور بنا دینے کے ذریعہ اس سے آپ کے کام پر اثر پڑتا ہے۔ طویل عرصے تک مریضانہ کیفیت موت کا شکار بنا سکتی ہے۔ ہمارے ملک میں مریضانہ کیفیت کے دو اہم اسباب شدید تنفّسی انفکشن اور اسہال ہیں۔

شرح اموات (Mortality Rate): لفظ moratality (اموات) 'mortral' اخذ کیا گیا ہے جو کہ لیٹن لفظ Mors (بمعنی موت) سے لیا گیا ہے۔ یہ فی 1,000 لوگوں پر اموات کی سالانہ تعداد (چاہے بیماریوں سے ہو یا عام اموات) یہ شرح مریضانہ کیفیت سے الگ ہے جو آبادی میں لوگوں کی کل تعداد کے مقابلے ان لوگوں کی تعداد کی دلالت کرتی ہے۔ جن کو بیماری ہو۔

ایم۔آر۔ٹی۔پی۔ایکٹ MRTP Act.: ایک ایکٹ (Monopolies Restrictive Trade Practices Act) جو کہ اجارہ دارانہ عمل کو روکنے اور فرموں کے ان عمل یا کاروباری عمل منضبط کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے جو مفاد عامہ میں نہ ہو۔

کثیر جہتی تجارتی معاہدے (Multilateral Trade Agreement): کسی ملک کے ذریعہ اشیاء اور خدمات کے مبادلے کے لیے دو ملکوں سے زیادہ کے ساتھ تجارتی معاہدے۔

قومی پیداوار/آمدنی (National Income): کسی ملک میں پیدا کی جانے والی اشیا اور خدمات کی کل قدر بمع بیرون ممالک سے حاصل آمدنی۔

نئی اقتصادی پالیسی (New Economic Policy): وہ اصطلاح جو 1991 سے ہندوستان میں اپنائی جانے والی پالیسیوں کو بیان کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

ناقابل تجدید وسائل (Non-renewable Resources): وہ وسائل جن کی تجدید نہیں کی جاسکتی۔ یہ محدود ہوتے ہیں خواہ کتنا ہی بڑا ذخیرہ کیوں نہ ہو۔ رکازی ایندھن جیسے تیل اور کوئلہ اور معدنی وسائل، لوہا، جستہ، المونیم، یورینیم، اس کی مثالیں ہیں۔

غیر ٹیرف بندشیں (Non-Tariff Barriers): ٹیکسوں کے علاوہ دیگر شکل میں حکومت کے ذریعہ درآمدات پر لگائی گئی سبھی

© NCERT not to be republished

بندشیں۔ان بندشوں میں درآمد کی جانے والی اشیا کی مقدار اور معیار پر بندشیں خاص طور پر شامل ہیں۔

لاگت بدل (Opportunity cost) : اس کی تعریف کسی مخصوص قدر یا عمل کے سلسلے میں کی جاتی ہے۔اور گزشتہ متبادل پسند یا عمل کی قدر کے مساوی ہوتی ہے۔

پنشن (Pension): کسی ورکر کو ماہانہ ادائیگی جو کام سے سبکدوش ہو چکا ہو۔

فی کس آمدنی (Per-capita Income) : ایک مخصوص مدت میں کسی ملک کی آبادی کے ذریعہ تقسیم کی جانے والی کل قومی آمدنی۔

پرمٹ لائسنس راج (Permit License Raj) : وہ اصطلاح جو ہندوستان میں اشیا اور خدمات کی پیداوار کے لیے کسی انٹر پرایز کو شروع کرنے، چلانے اور چالو حالت میں رکھنے کے لیے حکومت کے ذریعہ وضع کیے گئے اصول اور ضوابط کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

منصوبہ بندی کمیشن (Planning Commission): حکومت ہند کے ذریعہ قائم تنظیم۔ یہ ملک کے تمام وسائل کا جائزہ لینے کے لیے ذمہ دار ہے،کم وسائل کو پورا کرنے اور وسائل کی افادیت کو زیادہ موثر اور متوازن بنانے اور ترجیحات مقرر کرنے کے لئے منصوبوں کو وضع کرتا ہے۔

خط غریبی (Poverty Line): کسی فرد کی مخصوص کم سے کم ضرورتوں پر فی کس اخراجات جس میں دیہی علاقوں میں 2,400 کیلوریوں اور شہری علاقوں میں 2,100 کیلوریوں کی غذائی خوراک کی کمی کا یومیہ اوسط شامل ہے۔

نجی سیکٹر ادارے (Private Sector Establishment): وہ سبھی ادارے جن کی ملکیت افراد یا افراد کے گروپ کی ہوتی ہے جنھیں وہ خود چلاتے ہیں۔

پیداواریت (Productivity): درآمدیوں کے استعمال کی فی اکائی پیداوار۔اصل یا لیبر کی طرف سے کارکردگی میں اضافے سے پیداواریت میں اضافہ ہوتا ہے۔اس اصطلاح کا عام استعمال لیبر ماخل میں پیداواریت کے اضافے کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

پروویڈنٹ فنڈ (Provident Fund): وہ بچت فنڈ جس میں آجر اور ملازم، ملازم کے مفاد میں پابندی کے ساتھ مالی اشتراک کرتے ہیں۔اسے حکومت کے ذریعہ قائم رکھا جاتا ہے۔اور ملازم کو تب دیا جاتا ہے جب وہ استعفیٰ دیتا ہے یا کام سے سبکدوش ہوتا ہے۔

پبلک سیکٹر ادارے (Public Sector Enterprises): وہ سبھی ادارے جن کی ملکیت اور انتظام حکومت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ ان کا نظم ونسق یا تو مقامی حکومت یا ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت کے ذریعہ آزادانہ یا مشترکہ طور پر کیا جاتا ہے۔

مقداری بندشیں (Quantitative Restrictions) : ادائیگیوں کے توازن (BOP) کو کم کرنے اور گھریلو صنعت کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کل مقداروں کی شکل میں یا کوٹا لاگو کرنے کے ذریعہ درآمدات پر بندشیں لگائی جانے والی بندشیں۔

باضابطہ تنخواہ یافتہ/اجرتی ملازم (Regular Salaried Wage Employee): وہ افراد جو دوسرں کے کھیت یا غیر کاشتکاری کروباری ادارے میں کام کرتے ہیں بدلے میں باقاعدہ بنیاد پر تنخواہ یا اجرت حاصل کرتے ہیں۔ (یعنی یومیہ یا معیادی قابل تجدید معاہدہ کی بنیاد پر ہیں)۔ ان میں نہ صرف وہ افراد شامل ہیں جو وقت کے لحاظ سے اجرت حاصل کرتے بلکہ وہ افراد بھی شامل ہیں جو کام کی اجرت یا تنخواہ حاصل کررہے ہیں اور وہ نو آموز بھی (Paid apprentices) بھی اس میں شامل ہے خواہ کل وقتی ہو یا جز وقتی ہو اور جنھیں پیسہ دیا جاتا ہو۔

قابل تجدید وسائل (Renewable Resource): وسائل جن کی قدرتی عمل کے ذریعہ تجدید کی جاسکتی ہے بشرطیکہ انھیں دانش مندی کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ جنگلات، حیوانات، مچھلیاں اگر ان کو ضرورت سے زائد استعمال نہ کیا جائے۔ پانی بھی اسی زمرے میں ہے۔

سارک (SAARC): ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن: جنوبی ایشیا کے آٹھ ملکوں کی بنگلہ دیش، بھوٹان، ہندوستان، مالدیپ، نیپال، پاکستان، سری لنکا، افغانستان کی ایک ایسوسی ایشن ہے سارک جنوبی ایشیا کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے جس سے وہ دوستانہ اعتماد اور سمجھ کے جذبے کے ساتھ مل جل کر کام کریں۔ اس کا مقصد ممبر ممالک میں معاشی اور سماجی ترقی کی عمل کی رفتار بڑھانا ہے۔

خود روزگار (Self-Employed): وہ لوگ جو خود اپنے کاشتکاری یا غیر کاشتکاری ادارے کا انتظام وانصرام کرتے ہیں یا کسی ایسے پیشے یا تجارت میں مشغول ہوتے ہیں جس میں ایک یا چند پارٹنر (شریک کار) ہوتے ہیں۔ انھیں یہ فیصلہ کرنے کی آزادی ہوتی ہے کہ وہ کیسے، کہاں اور کب اشیا کو تیار کریں اور فروخت کریں یا اپنے عمل کو انجام دیں۔ ان کی کمائی کا تعین پوری طرح یا زیادہ تر ان کے کاروباری ادارے سے ہونے والی فروخت یا منافع کے ذریعہ ہوتا ہے۔

سماجی تحفظ (Social Security): اقدامات یا تدابیر کا حکومتی یا نجی طور پر قائم نظام جو بزرگ، معذور، مفلسوں، بیواؤں اور بچوں کے لئے مادی تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔ اس میں پنشن، گریچوٹی، پروویڈنٹ فنڈ، مادری فوائد، صحت کی دیکھ بھال وغیرہ شامل ہے۔

مخصوص معاشی زون ((SEZ) Special Economic Zones): یہ ایک جغرافیائی خطہ ہے جس میں ملک کے مثالی قوانین سے مختلف معاشی قوانین ہیں۔ عام طور پر مقصد یہ ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ کیا جائے۔ مخصوص معاشی زون متعدد ممالک میں قائم کئے جاچکے ہیں جس میں عوامی جمہوریہ چین، ہندوستان، اُردن، پولینڈ، قزاقستان، فلپین اور روس شامل ہیں۔

استحکام کیلئے اقدامات (Stabilisation Meausers): ادائیگیوں کے توازن اور افراط کی زر کی اونچی شرح میں اتار چڑھاؤ کو کنٹرول کرنے کے لئے مالی اور زری اقدامات۔

ریاستی بجلی بورڈ ((SEBs) State Electricity Board): یہ ریاستی انتظامیہ کا حصہ ہیں جو کہ مختلف ریاستوں میں بجلی بناتے ہیں، اور اس کی ترسیل و تقسیم کرتے ہیں۔

قانونی سیالیت تناسب (SLR): مرکزی بینک (ریزرو بینک آف انڈیا) کے ضوابط کے مطابق سیالیت شکل میں بینکوں کے ذریعہ برقرار رکھے جانے والے کلی جمع اور محفوظات کم سے کم تناسب نقد ریزو تناسب کے علاوہ SLR قائم کرنا بینکوں کی ذمہ داری ہے۔

اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange): وہ بازار جس میں حکومتوں اور پبلک کمپنیوں کی سیکورٹیوں کی تجارت ہوتی ہے۔ کمپنی اسٹاکوں اور دیگر سیکورٹیوں کی تجارت کے لیے اسٹاک کے دلالوں (Stock brokers) کے لئے سہولیات فراہم کرتا ہے۔

اسٹاک بازار (Stock Market): وہ ادارہ جہاں اسٹاک اور شیروں کی تجارت ہوتی ہے۔

ساختی اصلاحی پالیسیاں (Structural Reform Policy): طویل مدتی اقدامات جیسے نرم کاری، ضابطہ بندی ہٹانے اور نجی کاری کا مقصد معیشت کی کارکردگی اور مسابقیت کو بہتر بنانا ہے۔

ٹیرف (Tariff): درآمدات پر ٹیکس جو یا تو مادی اکائیوں مثالوں فی ٹن (مخصوص) یا قدر پر عائد کیئے جاسکتے ہیں۔ ٹیرف مختلف اسباب کی بنا پر لگائے جاسکتے ہیں۔ حکومتی آمدنی کو بڑھانا، مالی اعانت یا کم اجرتی برآمدات، گھریلو صنعت کا تحفظ، گھریلوں روزگار کو بڑھانا یا ادائیگیوں کے توازن کے پرخسارے سے نجات دلانے کے لئے آمدنی بڑھانے کے علاوہ ٹیرف تجارت کا حجم کم کرتے ہیں صارفین کیلئے درآمد شدہ شے کی قیمت میں اضافہ کرتے ہیں۔ تاہم برطانیہ نے ٹیرف پالیسی صرف اپنے ملک میں ہی استعمال کی تھی۔

ٹیرف رکاوٹیں (Tariff Barriers): ٹیکسوں کی شکل میں حکومت کے ذریعہ درآمدات پر عائد سبھی پابندیاں۔

ٹریڈ یونین (Trade Union): ورکرس کی وہ تنظیم جس کی تشکیل اجرتوں، فوائد اور کام کے حالات وشرائط کے لحاظ سے اس کے ممبران کے مفادات کی حفاظت کی غرض سے تشکیل دی جاتی ہے۔

بے روزگاری (Unemployment): وہ صورتحال جس میں وہ لوگ بھی جو کام کے فقدان کی بنا پر یا تو روزگار دفتر (Employment exchanges)، ثالثوں، دوستوں یا رشتے داروں کے ذریعہ کام کی تلاش کر رہے ہیں یا متوقع آجروں کے درخواست دینے کے ذریعہ یا کام کے رائج شراکت اور معاوضے کے لیے اپنی خواہش یا دستیابی کا اظہار کرتے ہیں۔

شہرکاری (Urbanisation): شہری علاقے کی توسیع، یعنی شہری علاقوں (شہروں اور قصبوں) میں کل آبادی یا رقبے میں توسیع یا وقت کے ساتھ ساتھ اس تناسب میں اضافہ، اس طرح یہ علاقہ کی کل آبادی کی نسبت شہری آبادی کی نمایندگی کرسکتی ہے یا وہ شرح جس پر شہری تناسب بڑھ رہا ہے۔ دونوں کو فی صد کی اصطلاح میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ تبدیلی کی شرح کو سالانہ، دہائیوں یا مردم شماریوں کے درمیان کی مدت کے فی صد کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

ورکر آبادی تناسب (worker-Population Ratio): ورکرس کی کل تعداد جسے آبادی کے ذریعہ تقسیم کیا جائے۔ اسے فیصد میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished